صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 14 نومبر 2014ء بمطابق 20 محرم الحرام 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَO وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَO وَهُوَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔

(ترجمہ): اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) برگزیدہ کرلیتا ہے۔ ان کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ یہ جو شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک و بالاتر ہے۔ اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو جانتا ہے۔ اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اُسی کی تعریف ہے اور اُسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: میں آج اورکزئی سے آئے ہوئے سٹوڈنٹس کو اس اجلاس میں شرکت پر خوش آمدید کہتا ہوں، ویلکم جی۔

(تالیاں)

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عنایت۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا صاحب۔

رسمی کارروائی

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ هغه بله ورځ چې کومه واقعه شوې ده، په سوات کښې زمونږ د پاکستان پیپلز پارټئی جنرل سیکرټری فضل حیات چټان صاحب جی هغه ټارګټ کلنګ د وجې نه شهید شو جی نو زه اول خو د خپل طرف نه او د پارټئی د طرف نه او د اپوزیشن د طرف نه پرزور الفاظو سره د دې واقعې مذمت کوم جناب سپیکر صاحب او سوات غوندې ځائې کښې جناب سپیکر صاحب! چې کوم د امن حوالې خلقو ورله ورکولې او ډیر ښه د امن فضاء قائمه شوې وه په سوات کښې جی، زما په خیال چې د پارټو، مختلف پارټو مشرانو زما په خیال هفته کښې، په هفته کښې کم ازکم داسې هفته به نه وی دغه شوې چې د پارټو مشران ټارګټ کیږی نه جی، د جرګې مشران نه ټارګټ کیږی نو کم ازکم د ګورنمنټ نه زما دا یو دغه ده چې سوات کښې یو پرامن فضاء ده چې په دغه باندې توجه ورکړی او مفتی صاحب ته به هم زه د خپل طرف نه دغه کوم چې د هغوی په حق کښې، د هغه د پاره دعا وکړی جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب د دعا وکړی۔ تاسو د هغې نه پس به عنایت خان!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! بس والوں کو جو حادثہ ہوا ہے جس میں سوات کے بہت سے لوگ شہید ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں بالکل، یہ سوات کا جو بہت افسوسناک واقعہ ہوا ہے، اس کے حوالے سے بھی پورا ہاؤس اس پہ غمزدہ ہے اور اس کے حوالے سے بھی میں مفتی صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کیلئے بھی دعا مانگیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو محمد علی شاہ باچا نے جو نکتہ اٹھایا ہے، سوات میں پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما کی ٹارگٹ کلنگ کا، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ان کو ایشورنس دلاتے ہیں کہ سیاسی کارکن کے قتل کو ہم سیاست کا قتل کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں، اور ان شاءاللہ حکومت اس واقعے کی تحقیقات کیلئے اور اس کے جو مجرمان ہیں، ان تک پہنچنے کیلئے کوئی مطلب کسر نہیں اٹھائے گی اور ان شاءاللہ اس میں بھرپور کوشش کرے گی۔ اس کے بعد سر، میں ویلکم کرتا ہوں اپوزیشن کو دوبارہ ایوان میں آنے پر، یہ ایک Established tradition ہے کہ (تالیاں) اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ جا کر ان کے مؤقف کو سنے اور ان کو Respectably واپس ایوان میں لائے کیونکہ اپوزیشن کے بغیر ایوان نہیں چل سکتا ہے اور ٹریژری بنچز اور اپوزیشن دونوں حکومت کیلئے لازم ہوتی ہیں، یہی جمہوریت کی بنیادی Concept ہے، یہی جمہوریت کا بنیادی حسن ہے۔ ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشنز اور جمہوری نظام اپوزیشن کے بغیر بالکل نہیں چل سکتے ہیں، اسلئے جو پچھلے دنوں ناخوشگوار واقعہ اسمبلی کے اندر ہوا تھا اور اسمبلی کی روایات ٹوٹی تھیں، اس کی Established traditions ٹوٹی تھیں، اس کی زرین ٹریڈیشنز ٹوٹی تھیں اور اس کے نتیجے میں اپوزیشن کے دوستوں نے بائیکاٹ کیا تھا، اس کے نتیجے میں اسمبلی کا پورا اجلاس Postpone کیا گیا تھا۔ آپ نے جو کمیٹی ترتیب دی، اسی کمیٹی نے جا کر اپوزیشن کے ساتھ Negotiations کیں، ان کے ساتھ ہم نے مذاکرات کئے، ان کے ساتھ ہماری ڈسکشن ہوئی اور Finally انہوں نے ہمیں ایشورنس دی، ہمارے اپنے پہلے اجلاس کے اندر اپوزیشن کے دوستوں نے ہمیں ایشورنس دی کہ وہ احتجاج کریں گے اور پارلیمانی انداز سے احتجاج کریں گے اور کوئی غیر پارلیمانی طریقہ اختیار نہیں کریں گے اور ہم ان کے مشکور

ہیں کہ جب وہ دس تاریخ کو اجلاس میں آ گئے تھے تو انہوں نے بالکل پارلیمانی سٹائل اختیار کیا، پارلیمانی انداز اختیار کیا، ہم اس پہ ان کے مشکور ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے اندر اور اجلاس کے اندر جب ڈیبیٹ ہوتی ہے تو کبھی کبھی تلخیاں بھی ہو جاتی ہیں اور جب ایسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں کہ جو غیر پارلیمانی ہوتے ہیں تو پھر سپیکر کو ریکویسٹ کی جاتی ہے کہ اس کو حذف کیا جائے اور وہ حذف کئے جاتے ہیں اور بعض اوقات اس سے بھی آگے بات بڑھتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس میں جس طرف سے بھی زیادتی ہو لیکن حکومت کو ذرا زیادہ Responsibility کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے اور حکومت زیادہ Responsible ہوتی ہے، وہ زیادہ Generosity کا مظاہرہ کرتی ہے، بڑے فن کا مظاہرہ کرتی ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس روز حکومت کو Restrain کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا، ٹریژری بنچز کو Restrain کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا اور ٹریژری بنچز کو اس حوالے سے مطلب وہاں نہیں جانا چاہیئے تھا۔ بہر حال ایک واقعہ ہے، وہ ہو گیا ہے اور اس اسمبلی کے اندر معاملات کو حل کرنے کا بھی ایک طریقہ کار اور پروسیجر موجود ہے، ہم نے بھی وہی Adopt کیا۔ سر! یہ جو اسمبلی ہے، یہ دو کروڑ لوگوں کی امانت ہے اور یہ خیبر پختونخوا کا ایک جرگہ ہے اور یہاں ہم ملتے ہیں، یہاں اس صوبے کیلئے قانون سازی کرتے ہیں، ان لوگوں کے مسائل پہ ڈسکشن کرتے ہیں، اس پہ ڈیبیٹ کرتے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے، اس کی Importance بہت زیادہ ہے کیونکہ ہم آئندہ نسلوں کیلئے ایک ریکارڈ چھوڑتے ہیں، یہ ساری ہماری باتیں Document ہوتی ہیں، یہ ریکارڈ ہوتی ہیں، ایک ایک لفظ وہ ریکارڈ ہوتا ہے، وہ کتابوں کے اندر چلا جاتا ہے، وہ Archives کے اندر چلا جاتا ہے اور فیوچر کے اندر پھر Politics کے سٹوڈنٹس یونیورسٹیوں سے، Academia سے لوگ آتے ہیں اور اس پہ ریسرچ کرتے ہیں، اس کو کھوجتے ہیں، اس کے اندر وہ ان کو پڑھتے ہیں تو یہ ایک Posterity کیلئے اثاثہ چھوڑ رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ ہسٹری ہے (We are part of (it، ہم مستقبل میں تاریخ ہوں گے اور ہمیں تاریخ کے طور پر لوگ پڑھیں گے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مستقبل کیلئے، آئندہ کی نسلوں کیلئے اچھی تاریخ چھوڑنی چاہیئے اور جس طرح ہم سمجھتے ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں خیبر پختونخوا کے اندر یہ اسمبلی جو ہے وہ جرگے کے سٹائل پہ چلتی ہے، Traditions کے اوپر چلتی ہے، روایات کے اوپر چلتی ہے اور یہاں اپوزیشن اور ٹریژری بنچز ایک دوسرے کو برداشت کرتی ہیں، ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سنتی ہیں اور اگر

کبھی حد سے کوئی چیز گزر جاتی ہے تو اس کا بھی ایک طریقہ کار موجود ہوتا ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں آئندہ کیلئے ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سننے، اس کو برداشت کرنے اور ایک دوسرے کی گفتگو میں Interruption نہ کرنے کا عہد کرنا چاہیئے اور رولز آف بزنس ہمارے پاس موجود ہیں، یہ رولز آف بزنس ہمارے پاس موجود ہیں، یہ رولز آف بزنس جو ہے یہ ہمیں سکھاتی ہیں اور دکھاتی ہیں کہ اسمبلی کو کیسے Conduct کیا جائے، اس کو کیسے چلایا جائے؟ میرے خیال میں ان رولز آف بزنس کے اوپر اگر ہم چلیں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ مستقبل کے اندر اس قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ ہو گا۔ اسلئے سر! میری ریکویسٹ ہو گی اور میری درخواست ہو گی کہ Smooth running کیلئے، اس ہاؤس کی Smooth running کیلئے، اس بزنس کو اچھے طریقے سے چلانے کیلئے، اپوزیشن کو زیادہ سے زیادہ موقع دینے کیلئے کہ ان کا کوئی Informed input آجائے، Productive اور Constructive input آجائے اور اس کے نتیجے میں حکومت کی اصلاح بھی ہو اور حکومت کو Policy input بھی آجائے۔ اس طرح جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں، وہ Policy input دیں، ان کا طریقہ کار درست ہو اور ایک Code of Conduct ہو، اگر اس رولز آف بزنس کے اندر کہیں کوئی سقم رہ گیا ہے اور Code of Conduct کے اندر ہم کوئی Improvement لا سکتے ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دیں، اپوزیشن اور ٹریژری بنچز پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دیں جو فیوچر کیلئے Code of Conduct تشکیل دے اور اس کے نتیجے میں اس اسمبلی کا اجلاس، اس ایوان کا اجلاس Smoothly چل سکے اور میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں، آپ نے مجھے وقت دیا اور میں ایک مرتبہ پھر اپنے اپوزیشن دوستوں کو ویلکم بھی کرتا ہوں، ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارا جرگہ اور ہماری جو وہ ہے، وہ قبول کر لی اور اسمبلی میں دوبارہ آگئے۔ میں ان کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کے نقطہ نظر کو سنا جائے گا، آپ کی بات کو سنا جائے گا، آپ کی بات میں Interruption نہیں ہو گی اور آئندہ کیلئے کوشش کریں گے کہ اس ایوان کو خوشگوار ماحول میں چلا سکیں۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، ایک منٹ۔ میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو عنایت خان نے بات کی ہے، یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ ہم ایک Role model کی حیثیت سے پورے صوبے کے عوام ہمیں دیکھ

رہے ہیں تو اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم، جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کی ایک میٹنگ کریں گے اور ایک طریقہ کار بنائیں گے کہ کیسے ہم اپنی روایات کو قائم بھی رکھ سکیں اور اس اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال رکھیں اور اس کا جو لوگوں نے ہمیں میڈیٹ دیا ہے جس طرح عنایت خان نے کہا کہ (اسمبلی) دو کروڑ عوام کی نمائندہ ہے، اس کی عزت اور تکریم میں کوئی کمی نہ آئے۔ جعفر شاہ صاحب! پھر اس کے بعد میں کوئسچنز اس میں جاتا ہوں اور۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ مولانا صاحب بھی بول لیں، مولانا صاحب میرے خیال میں بول لیں۔ جعفر شاہ صاحب! چلیں۔

جناب جعفر شاہ: میں چونکہ شارٹ کٹ میں کرتا ہوں، تھینک یو جناب سپیکر۔ سوات کے حوالے سے بات ہوئی، میں کل بھی گیا تھا وہاں پہ فاتحہ کیلئے، ہم پر زور مذمت کرتے ہیں اور میری گزارش ہوگی بلکہ یہ ہے کہ ابھی میرے خیال میں مذمتوں سے کام نہیں چلے گا، ابھی ہم نے Practical steps لینے ہیں، صوبائی اور مرکزی حکومت سے بھی ہم یہ توقع رکھتے ہیں۔ سوات کا جو حادثہ ہوا تھا سر! ایکسیڈنٹ اور اس میں سوات کے 60 کے قریب لگ بھگ لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے تو میں ان اداروں کا مشکور ہوں جنہوں نے خصوصی طور پر میں کہوں گا کہ سندھ گورنمنٹ، میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں اور مسز نفیسہ شاہ ایم این اے جنہوں نے پورا دن وہاں پہ مریضوں کے ساتھ گزارا اور میتوں کو جہاز میں لوڈ کر کے انہوں نے بھجوایا، مشتاق غنی صاحب بھی ادھر تھے، ہم اکٹھے تھے، پوری رات ہم جاگے، پھر جو پاک فضائیہ نے اور آرمی کے جوانوں نے جو خدمات سرانجام دیں تو ان کا بھی مشکور ہوں، یہاں پہ جتنے بھی لوگوں نے، میری یہ گزارش ہوگی حکومت سے کہ یہ اپنی نوعیت کا ایسا واقعہ ہے کہ اس کیلئے ضرور، کیونکہ اس میں پورے پورے خاندان 98%, 90% اور بعض جگہ کے 99%, 98 ایک ایک بندہ رہ گیا ہے، تو میری گزارش ہوگی اور مشتاق صاحب سے اس سلسلے میں بات بھی ہوئی تھی کہ چیف منسٹر صاحب سے بات کریں اور ان کیلئے کوئی معقول معاوضہ کی ادائیگی کا کچھ بندوبست کریں۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو جو واقعہ پیش آیا، پیپلز پارٹی کے ایک ڈسٹرکٹ کے اہم کارکن کو شہید کیا گیا ہے، تو جیسے جعفر شاہ صاحب نے کہا کہ مذمتیں کر کر کے ہم تھک گئے ہیں اور ٹارگٹ کلنگ جو ہے، پارٹیوں کے رہنماؤں کو قتل کرنا، یہ روزمرہ کا ایک معمول بن چکا ہے۔ جب بھی ہم دوسرے دن اجلاس میں آتے ہیں تو کوئی نہ کوئی واقعہ ہو چکا ہوتا ہے تو اس پہ ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور اس کا کوئی لائحہ عمل ہونا چاہیئے، اس کا کوئی نتیجہ نکلنا چاہیئے جناب سپیکر! اور صرف باتوں کی حد تک اور یہاں پہ صرف مذمت کر کے اور پھر گورنمنٹ کی طرف سے اس کی مذمت ہو جانا، یہ کوئی مسئلے کا حل نہیں ہے جناب سپیکر، تو اس میں تو ہم ڈیٹیل میں ان شاءاللہ بات بھی کریں گے، امن وامان کے حوالے سے بھی اور جو ہمارے ایجنڈے کا حصہ تھا، سیاسی صورتحال پہ بحث کا، وہ بھی آنے والے ٹائم پہ جب ایجنڈے کا حصہ بنے گا تو ہم اس پہ اس ٹائم پہ بھرپور بات چیت کریں گے، ہماری اپوزیشن کے تمام لوگ بات کریں گے، گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بات کرنا چاہے گا، ضرور کرے اور ہم نے واضح کرنا ہے اس حوالے سے اور ہم نے بتانا ہے کہ ہماری صورتحال اس وقت کیا ہے؟ دوسری بات جناب سپیکر، جو عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی، میں شکر گزار ہوں جناب سپیکر! آپ کا بھی کہ ہم نے اس دن جو واقعہ ہوا، اس پہ ہماری اپوزیشن کی طرف تقریباً دو دن بائیکاٹ رہا اور آپ نے کمیٹی بنائی تھی اور ہم نے اس دن بھی کہا تھا کہ جو ایوان کا تقدس پامال ہوا ہے، ہم اس تقدس کو بحال کرنا چاہتے ہیں اور ہم نے جو بات کی تھی، اسی انداز پہ ہم نے پارلیمانی روایات سامنے رکھ کر ہم نے بائیکاٹ بھی کیا، احتجاج بھی کیا، آپ نے جرگہ بنایا تھا، وہ جرگہ تقریباً تین دفعہ ہمارے پاس آیا ہے اور ہم نے ان کو ویلکم کہا اور ہم نے ان کا شکریہ بھی ادا کیا کہ ہم یہ سب کچھ اس ایوان کیلئے کر رہے ہیں، ایوان کے تقدس کیلئے کر رہے ہیں جناب سپیکر! اور اچھی بات ہے، ہماری روایات اس طرح ہونی چاہئیں کہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو وہ غلطی ماننی بھی چاہیئے، یہ بھی ایک بڑا پن ہوتا ہے کہ کوئی غلطی کرے اور اس غلطی کو کوئی مانے اور ہم نے اس ایوان کو چلانا ہے، حکومت کی جانب ہو یا اپوزیشن کی جانب ہو، میں نے اس دن بھی کہا کہ اس طرح روایات نہیں ہوا کرتے کہ آپ Interruption کریں اس میں، یا اپوزیشن لیڈر بات کرے، چیف منسٹر بات کرے، بات سننی چاہیئے اور

تنقید ہوتی ہے، دلائل کے ساتھ بات ہونی چاہیئے، سنجیدگی کے ساتھ ہم نے اس ایوان کو چلانا ہے جناب سپیکر! اور دیکھیں جس طرح ہم تمام۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی کہ یہ ہمارے پورے صوبے کا ایک جرگہ سمجھیں اور تمام حلقوں سے منتخب ہو کر لوگ آتے ہیں اور اس میں پورے صوبے کی نمائندگی جناب سپیکر، اس اسمبلی میں موجود ہے تو سنجیدگی سے اس ایوان کو چلانا ہے۔ اگر ہماری سیاست میں، ہمارے ایوان میں وہ سنجیدگی نہیں ہوگی جناب سپیکر! اگر ہم قوم کو ایک سنجیدگی کی طرف، اگر ہم یہاں سے وہ فیصلے نہ کریں اور اپوزیشن ایک حسن ہوا کرتی ہے جناب سپیکر! اس اسمبلی کا کہ ظاہر ہے ہمیں تنقید بھی کرنا ہوتی ہے اور ہمیں تو وہ رخ دینا ہوتا ہے ان مسائل کو، ان مسائل پہ بات کر کے ہم نے وہ رخ دینا ہوتا ہے جناب سپیکر! تو اگر ہم سنجیدگی سے یہاں پہ بیٹھیں گے نہیں، سنجیدگی سے ہم بات نہیں کریں گے، ایک دوسرے کی بات نہیں سن سکیں گے اور دلائل سے ہم اگر بات کرتے ہیں تو جناب سپیکر! قوموں کو جب ان کا زوال آتا ہے جناب سپیکر! اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب ناراضگی ہوتی ہے تو پھر کوئی اعلان نہیں کیا جاتا جناب سپیکر! پھر اس سے کوئی مادی وسائل نہیں چھینے جاتے ہیں جناب سپیکر! اس سے کوئی اسلحہ اور کوئی معیشت اس کی نہیں چھینی جاتی جناب سپیکر! پھر اللہ تعالیٰ عقلوں پر پردے ڈال دیتا ہے اور پھر ہمارے فیصلے اس طرح غیر سنجیدہ فیصلے ہوں گے کہ پھر ہماری قوم زوال پذیر ہوتی ہے جناب سپیکر! تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم اسمبلی میں آتے ہیں، اسمبلی میں بات کرتے ہیں، اگر آپ نے جناب سپیکر! وہ ایجنڈا دیا ہے اور ہم نے موجودہ سیاسی صورتحال پہ بات کرنی ہے تو پھر جو کچھ ہوگا تو اس پہ بات تو ہوگی جناب سپیکر! جو ڈسکشن اس وقت ہو رہی ہوتی ہے تو اس میں وہ سیاسی صورتحال تو سامنے آئے گی کہ ہم کیا، ہمارا روٹ، ہمارا رخ ہے وہ صحیح بھی ہے کہ نہیں؟ کیا ہم معاشرے کی جو نمائندگی کر رہے ہیں، وہ نمائندگی صحیح بھی ہم کر رہے ہیں کہ نہیں کر رہے؟ تو ہمیں تو یہ سوچنا پڑے گا اور ہمیں اس پہ بات کرنا پڑے گی اور ہم وہ بات کر سکیں گے جو آپ کے سامنے شاید نہ ہو، اس کا وہ رخ آپ کے سامنے نہ ہو جو ہم بیان کریں گے۔ تو جناب سپیکر! ہم تو اپنے کلچر کی بات کرتے ہیں، اپنے اسلامی کلچر کی بات کرتے ہیں، اپنے پاکستان کی بات

کرتے ہیں، اپنے پاکستان میں رہنے والوں کا جو انداز ہے، طریقہ کار ہے، اس کی جناب سپیکر! بات کرتے ہیں، اس کو ذرا غور سے سننا بھی چاہیئے اور سمجھنا بھی چاہیئے جناب سپیکر! اس طرح اسمبلی نہیں چلا کرتی جناب سپیکر! تو میں ایک دفعہ پھر شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ہم نے اس ایوان کو چلانا ہے اور ہم نے باتیں کرنی ہیں، ہم نے سیاسی صورتحال پہ بات کرنی ہے، ہمیں بات سے نہیں روکا جاسکتا ہے جناب سپیکر! اور ہم دلائل سے بات کرتے ہیں، دلیل سے بات کرتے ہیں اور سمجھانے کی بات کریں گے، کوشش کریں گے کہ ہم اپنا نقطہ نظر جو ہے، وہ جناب سپیکر! بیان کر سکیں اور کوئی سمجھ سکے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، مولانا صاحب! شکریہ۔ اچھا اس طرح ہے کہ میں نے Monday کو پوری ڈسکشن رکھی ہے، آج صرف، چونکہ ہمارے پاس جو کوئسچنز ہیں، وہ لینے ہیں اور ایک ہمارا بل ہے، وہ لیں گے تو میں کوئسچنز کی طرف آتا ہوں۔ 1932، سید جعفر شاہ صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! مونږ هم په دې باندې خبره کوؤ۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، پہلے یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں، اس کے بعد آپ کر لیں، بس دو منٹ میں پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ مولانا صاحب نے اور عنایت اللہ خان صاحب نے اس دن کے واقعے کے حوالے سے تفصیلاً بات کر دی ہے، اب مزید میں نہیں سمجھتا کہ اس کے اوپر کوئی بات کی جائے، بہرحال جو واقعہ ہوا، وہ انتہائی افسوسناک تھا، تو میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری کو ٹارگٹ کلنگ میں شہید کیا گیا، یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے اور میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے، اپنی جماعت کی طرف سے اس واقعے کی پرزور مذمت بھی کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب، میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ مذمت اور دعا اور افسوس یہ کب تک ہم کرتے رہیں گے؟ اس کیلئے کوئی سخت قسم کا ایکشن لیا جائے اور اپوزیشن بھرپور حکومت کی حمایت بھی کرے گی۔ چونکہ آئے روز ان گزشتہ دو تین مہینوں میں بہت زیادہ ٹارگٹ کلنگ کے، بھتہ خوری کے واقعات اس صوبے کے اندر روز بروز رونما ہو رہے ہیں اور اسی طریقے سے جو جعفر شاہ صاحب نے بات کی ہے، جو ایکسیڈنٹ ہوا ہے، انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور بالکل میں ان کی پرزور حمایت کرتا ہوں کہ ان میں سے جو لوگ ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں، ان میں سے زیادہ تر لوگوں کا تعلق ہمارے صوبے سے تھا اور بعض خاندان تو مکمل

98% چار چار، چھ چھ لوگ ایک ایک خاندان کے اس میں جو قیمتی جانیں ضائع ہوئیں تو ان کیلئے حکومت کی طرف سے مالی امداد کا اعلان کیا جائے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! دو منٹ میں سر۔

جناب بخت بیدار: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ اول خو زه د خپلې قومی وطن پارټۍ د طرف نه چې کوم زمونږ فضل حیات خان ناظم په سوات کښې د ټارګټ کلنګ د وجې شهید شوے دے، زه، زما پارټی او بلکه ټول دا ایوان چې څنګه دا ټارګټ کلنګ کیږی او تاسو ته پته ده، زه خپله خبره پخپله نه کوم خو آئے روز سوات کښې چې کوم ټارګټ کلنګ کیږی، د هغې نه سوات کښې چې کومه قومی جرګه ده، هغه د هغې وجې نه ختمه شوه ځکه چې مشران روزانه په هغې کښې وژلې کیږی، زمونږ ډیر کښې خو هغه جرګه د خدائے پاک فضل دے لا بحال ده خو دا ډیره زیاته خطرناکه خبره ده ځکه چې هغه حالات چې کوم په سوات او په ملاکنډ ډویژن کښې مخکښې تیر شوی وو، هغه د دې وجې نه چې زمونږ جرګې ته چا اهمیت نه ورکولو او د هغه جرګې خبرې ته چا غوږ نه ایښودو، نو زما به دا درخواست وی حکومت ته چې دغه جرګو ته چې کومه بفرض محال د هغوی حوصله شکنی شوې وی، د هغوې Morale down شوے وی د سوات، هغوی سره کم از کم مطلب دے که په لویه پیمانه مذاکرات وشی، چیف منسټر د رااوغواړی، ورسره د کښینی، ورسره د خبره وکړی چې دا معلومات ترې وکړی چې یره دا ټارګټ کلنګ کوم کوم ځائې نه کیږی، ولې کیږی ځکه چې ملاکنډ ډویژن خو ترا اوسه پورې پر امن وو، اوس ولې مطلب دا دے چې دغه حالاتو ته روان دے؟ نو دغه درخواست مې دے۔ دویم زما سپیکر صاحب، اخری ریکویسټ تاسو ته دے چې دا کوم بائیکاټ ورځو کښې زمونږ سوالات، تحاریک التواء یا زمونږ نور څه Activity وه د اپوزیشن د طرف نه، مهربانی وکړئ هغه په دې سیشن کښې چې هغه په ایجنډا شامل وو، هغه په دې سیشن کښې چې څنګه تاسو سوموار یادوئ، د منګل ورځ، د بدھ ورځ یادوئ، په هغې کښې مطلب دا دے چې هغه شامل کړئ، هغه دغه کوئ مه، ډراپ کوئ مه۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ جناب سپیکر۔ سوات کا جو واقعہ ہوا ہے، اس کی پاکستان تحریک انصاف اور حکومت کی طرف سے بھی ہم مذمت کرتے ہیں اور یہ صحیح بات ہے کہ جب قتل مقاتلے تک بات پہنچ جاتی ہے تو پھر کوئی سیاسی ورکر پارٹی کا ورکر نہیں رہتا، وہ پھر سیاسی ورکر ہوتا ہے اور یہ کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ سب کے ساتھ ہو رہا ہے اور اس میں کوئی ہم Discrimination نہیں سمجھتے ہیں اور سب کو یہ سوچنا چاہیئے کہ کسی بھی پارٹی کا اگر کوئی لیڈر ہو یا ورکر ہو، اگر اس نوبت تک بات پہنچے تو سب کو اس کو ایک جیسا لینا چاہیئے اور اپوزیشن کی طرف سے جو بھی جناب سپیکر! اس کیلئے جو تجاویز آئیں کہ کس طرح اس مسئلے کو Tackle کرنا چاہیئے، گورنمنٹ ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہے اور جس طرح ایک Suggestion آئی کہ طریقہ کار وضع کرنا چاہیئے کہ کس طرح Deal کریں؟ تو اس کیلئے بھی تیار ہیں۔ میں جناب سپیکر، ایک عرض ضرور کرنا چاہتا ہوں، وہ صرف اتنا کہ جو کچھ ہوا، کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اس طرح کے حالات بنیں، اس اسمبلی کے اندر، چونکہ یہ بھی سارے پولیٹیکل لوگ ہیں، پولیٹیکل لیڈر شپ ہے لیکن ایک چیز کہ یہ دو پوائنٹس میرے ذہن میں ہیں، ایک یہ جو باہر کی سیاست ہے، جو ملک کے اندر سیاست ہے، جو جلسوں کی سیاست ہے، ابھی تک پاکستان تحریک انصاف جب سے یہ حکومت بنی ہے، ہمارا ایک مؤقف ہے کہ دھاندلی ہوئی ہے اور اگر دھاندلی ہوئی ہے، جسے سب کہتے ہیں تو اس کیلئے کوئی طریقہ کار ہو کہ Probe ہو کہ ہوئی ہے کہ نہیں؟ اگر ہوئی ہے تو کس طرح ہوئی ہے، کون ذمہ دار ہے اور Ultimately اس کو آگے کس طرح روکا جائے؟ لیکن جناب سپیکر! اس اسمبلی سے ہم نے اس دھاندلی کے خلاف ایک ریزولیوشن بھی پاس نہیں کرائی کہ اس اسمبلی کے اندر جو باہر کی Politics ہے، وہ ہم اندر تک لانے کی کوشش نہیں کی ہے۔ دوسرا پوائنٹ میرا یہ ہے بلکہ عرض میری یہ ہے کہ میں حکومتی اراکین کو دیکھتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ مجھے ان کے بارے میں اگر میں غلطی نہ کروں تو ایک Approach ہے کہ جو قومی لیڈر شپ ہے، میں حکومتی اراکین کو بالکل خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور باقی بھی، ان کو پیش کرتا ہوں کہ جو نیشنل لیڈر شپ ہے، اس کے خلاف کوئی بات، کوئی بیان بہت کم میری نظروں سے گزرا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے، میں اس کی آپ کو ایک Example پیش

کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن میڈیا کے اوپر آفتاب خان شیر پاؤ صاحب بات کر رہے تھے اور انہوں نے مجھے بھی لیا، تو جب وہ بات کر رہے تھے تو بیچ میں سے میرے سے سوال کیا گیا اور آفتاب خان کی یہ خواہش تھی کہ وہ اپنی بات مکمل کریں اور پھر میں بولوں، یقیناً ان کے مؤقف کے ساتھ میرا اختلاف تھا لیکن اس وقت میں نے یہ کہا کہ چونکہ آفتاب خان نے جو بات کی ہے، ہماری ایک روایت ہے، مجھے اس سے اختلاف ہے بھی لیکن میں اس کا جواب دینا نہیں چاہتا، میں کسی اور موقع کے اوپر یہ بات کر لوں گا اور میرے سے بیچ میں سوالات نہ کئے جائیں، آفتاب خان کا سوال مکمل کر لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیر آبنوشی: تو اگر ہم یہ روایات جناب سپیکر، Maintain رکھیں اور اسمبلی کا جو بزنس ہے، وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان جو بات کر رہے ہیں، یہ بالکل میرے خیال میں جو نیشنل لیڈرز ہیں، وہ سب کیلئے محترم ہیں، جو بھی ہیں اور جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہیں، اس کے بارے میں ہمیں کوڈ آف کنڈکٹ رکھنا چاہیئے۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

* 1932 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں کچھ برطرف ملازمین کی بحالی کا بل منظور کیا گیا تھا اور اس فارمولے کے تحت ان ملازمین کو سرکاری محکموں میں کھپت کو لازمی قرار دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں کتنے ایسے ملازمین کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے، ضلع اور تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) Sacked Employees Act کے تحت 30 فیصد Initial recruitment policy کے تحت بحال شدہ ملازمین کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	مردانہ	زنانہ	کل

15	12	03	ابیٹ آباد
14	Nil	14	ہری پور
22	Nil	22	بٹگرام
33	01	32	مانسہرہ
01	Nil	01	تورغر
Nil	Nil	Nil	کوہستان
Nil	Nil	Nil	شانگلہ
01	01	Nil	سوات
Nil	Nil	Nil	بونیر
11	04	07	ملاکنڈ
15	Nil	15	لوئردیر
07	Nil	07	اپردیر
06	Nil	06	چترال
46	Nil	46	مردان
Nil	Nil	Nil	نوشہرہ
30	07	23	چارسدہ
22	Nil	22	صوابی
09	Nil	09	پشاور
Nil	Nil	Nil	کوہاٹ
Nil	Nil	Nil	کرک
03	03	Nil	لکی مروت
01	Nil	01	ٹانک

ہنگو	Nil	Nil	Nil
بنوں	Nil	Nil	Nil
ڈی آئی خان	Nil	Nil	Nil
کل	208	28	236

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ کوسچن نمبر 1932، اس میں میں نے پوچھا تھا کہ جو ایکٹ منظور ہوا تھا اور اس میں برطرف ملازمین کی بحالی کا بل بھی منظور ہوا تھا پچھلی اسمبلی میں، اس میں سر! یہ طے پایا تھا کہ 30% کوٹہ ان لوگوں کو دیا جائے گا بغیر کسی شرط کے جن کو لیا گیا ہے۔ ابھی کچھ اضلاع میں تو ہیں اور کچھ اضلاع ایسے ہیں جس طرح شانگلہ ہے، سوات ہے، دو تین ٹانک اور لکی پتہ نہیں کتنے ہیں، پانچ چھ ڈسٹرکٹس، ان میں اس کوٹہ پہ عمل نہیں ہو رہا اور سوات میں تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ان کیلئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اگر آپ سی ٹی، پی ٹی سی اگر آپ Trained ہیں، بی ایڈ، تو ہم آپ کو لیتے ہیں اور اگر نہیں ہیں تو ہم آپ کو نہیں لیتے ہیں حالانکہ ایکٹ میں یہ نہیں تھا، ایکٹ میں یہ تھا کہ جتنے بھی ملازمین تھے اور جن کو برطرف کیا گیا تھا، ان سب کو لیا جائے گا۔ تو یہی میری گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہوگی کہ یہ شرط جو اس ایکٹ میں نہیں ہے، اس قانون میں نہیں ہے تو اس میں بقایا ضلعوں میں یہ لاگو نہیں ہے تو صرف شانگلہ سوات اور تین چار اور اضلاع ہنگو، کرک، بنوں جن میں Zero zero percent انہوں نے ریکروٹمنٹ کی ہے اس کوٹہ کے اندر تو یہی میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس کیلئے ان کو ہدایات جاری کریں۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

مولانا محمد عصمت اللہ: اس میں میرا ضمنی سوال ہے جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ان کا ضمنی سوال ہے، یہ بات کرلیں تو اس کے بعد جی۔ جی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان برطرف ملازمین کی بحالی کا جو فارمولا بنایا گیا ہے تو اس میں کوہستان مردانہ سائڈ پر بھی Nil، زنانہ سائڈ پر بھی Nil، ابتداء کوہستان سے کی ہے Nil کی، تو اسلئے

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں پر ان ملازمین کو نکالا نہیں گیا تھا، اسلئے Nil ہے یا نکالا تھا؟ تو پھر میرا سوال یہ ہے کہ ان کو کیوں بحال نہیں کیا گیا، اس پالیسی پر کیوں عمل نہیں ہوا؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سپیکر صاحب! یہ ٹوٹل بحالی نہیں تھی کہ ان سارے لوگوں کو بحال کیا جائے، اس میں کوٹہ مختص کیا گیا تھا کہ جتنی نئی پوسٹیں آئیں گی، ان میں 30% ان کو وقتاً فوقتاً بحال کیا جائے گا اور وہ اسی حساب سے ہو رہا ہے۔ اگر ان کے نالج کے مطابق اگر کہیں پہ یہ صرف 30%، میں دوبارہ کلیئر کر دیتا ہوں کہ 30% کوٹہ تھا کہ ان لوگوں کو واپس جب بھی یہ پوسٹیں آئیں گی تو 30% ان کو بحال کیا جائے گا، ساروں کا نہیں کہا تھا کہ ساروں کو ایک دم سے بحال کر دیں اور اگر کوئی ایسا ضلع ہے جس میں ان کو شکایت ہے کہ یہ نہیں کیا جا رہا تو مجھے پوائنٹ آؤٹ کر دیں، بالکل جو قانون کے مطابق، آرڈر کے مطابق ہے، بالکل اسی طریقے سے کیا جائے گا جس طریقے کا آرڈر کیا گیا ہے، یہ نہیں ہوگا کہ کوئی آرڈر ہے اور اس کی خلاف ورزی کوئی نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میں اور منسٹر صاحب، We are on the same page، یہی میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی سوات میں انہوں نے سینکڑوں کو، جو میرے Colleagues یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، سینکڑوں اساتذہ کو بھرتی کیا ہے لیکن They don’t act upon this quota، تو سوات، کوہستان، ٹانک اور اس میں کئی، گیارہ ضلعوں میں نہیں کر رہے ہیں تو Let`s look into that تاکہ وہ کریں، ان کیلئے یہ شرط نہ رکھیں کیونکہ اس ایکٹ میں یہ شرط نہیں تھی جن کو لیا تھا، اسی میں سے Seniority basis پہ جو بھی ان کی کوالیفیکیشن اس وقت تھی، اسی پہ لینا تھا تو اس پہ لے لیں اور سوات میں تو Directly ان کو کہتے ہیں کہ اگر آپ نے پی ٹی سی، سی ٹی نہیں کیا ہے، بی ایڈ نہیں کیا ہے تو ہم آپ کو نہیں لیں گے، تو یہی میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں نے جیسے بتایا، اس کو دیکھ لیتے ہیں، اگر قانون کے مطابق ہوا تو بالکل جو آرڈر ہوا ہے، اس کے مطابق ہی ان کو بھرتی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ بھی کر لیں، مل بھی لیں ان کو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب، 1958۔

* 1958 _ جناب بخت بیدار: کیاوزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع دیر پائیں میں سب ڈویژنل آفیسرز کی آسامیاں منظور ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آسامیوں کی منظوری کب دی گئی تھی اور تاحال اس پر تعیناتی کیوں نہیں کی گئی ہے، نیز اگر مذکورہ آسامیوں کی منظوری نہیں دی گئی تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر تعیناتیاں ہوئی ہیں اور فی الوقت کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔

جناب بخت بیدار: شکریه سپیکر صاحب. ما 1958 سوال کښې دا تپوس کړے دے چې دیر پائین کښې سب ډویژنې وې، منظور وې نو دوئ وائی چې "ہاں"، نو دا تپوس د وزیر تعلیم صاحب نه ستاسو په تهرو کوم چې شلور سب ډویژنې دی دیر لوئر کښې، هغې کښې یو سب ډویژن زما د چکدرې دے نو هلته مطلب دا دے د دوئ سب ډویژن نشته نو ما ته د او بنائی چې یره کومې کومې سب ډویژنې دوئ منظور کړې دی او کوم کوم ځائې کښې هغه فنکشنل دی چې کار کوی، دا ما له لږ معلومات را کړئ.

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی ممبر صاحب چې کوم سوال کړے دے، دوئ وائی چې څو پوسټونه خالی دی، منظوری ئے شوې وه خو هغه خالی دی، نو زمونږ د ډیپارټمنټ د طرف نه دا جواب دے چې هغه خالی نه دی او چې کوم پوسټونه وو، هغه Fill شوی دی، په هغې باندې ټرانسفرز شوی دی. زمونږ د طرف نه خو دا دغه دے، که داسې څه Specific ستاسو ذهن کښې وی چې هغه تاسو وایئ چې یره هغې کښې نه دی شوی، هغه راته او وایه خو د ډیپارټمنټ دا Opinion دے

چې کوم پوستونه دی نو په هغې باندې خلق ټرانسفر شوی دی او هغه خالی نه دی۔

جناب بخت بیدار: جناب! زه د منسټر صاحب نه دا ریکویسټ کوم ستاسو په ټهرو باندې چې دوئ سره څو څو ځله زه په دفتر کښې هم ملاؤ شوے یم، متعلقه ډیپارټمنټ سره هم ملاؤ شوے یم، دوئ ما سره منلی دی چې چکدره سب ډویژن شته، چې شته نو هلته اوسه پورې څو څوک، نه سب ډویژنل افسر شته د ایجوکیشن، نه ئے نوره عمله شته۔۔۔۔

جناب سپیکر: چکدره کښې؟

جناب بخت بیدار: چکدره کښې، او چکده سب ډویژن دے۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان! د بخت بیدار په کوئسچن باندې تاسو پوهه شوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی۔ ما سره خو جی کوم دغه دے، هغې کښې یو ثمر باغ دے، یو تیمر گره ده نو یو چکدره به اوګورو، که قانوناً په هغې کښې وی نو بالکل به ورته هغې کښې مونږ خو څه دغه نشته خو تاسو ته ما اووئیل چې مونږ سره کوم ډیپارټمنټ راکړی دی چې کوم پوستونه خالی وو، هغه مونږ ډک کړی دی نو دغه د یو سب ډویژن دا تاسو چې کومه مسئله یادوئ، دا خو دلته نه وو، مونږ ته خو چې کوم سوال راکړے شوے وو نو په هغې کښې خو دا وو چې دا کوم پوستونه خالی دی نو په هغې باندې مونږ بهرتی کړې ده۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! که تاسو لږ دا مهربانی وکړئ چې عاطف خان سره بریک کښې کښینئی او هغه دغه هم راغلی دی Concerned department والا۔

جناب بخت بیدار: عاطف خان د ما ته په فلور باندې ایشورنس راکړی چې د چکدرې سب ډویژن به د سبا نه فنکشنل وی، د هفتې نه فنکشنل به وی، د میاشت نه پس به، ځکه چې سب ډویژن خو دے، سب ډویژن خو Already چکدره ده، زما مطلب کارکولو پورې دے۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! زما خیال دے چې۔۔۔۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: دا داسې ده جي چې بخت بیدار صاحب چې کومه خبره کوی، د دوئ مؤقف هم ټهیک دے چې په لوئر دیر کښې درې سب ډویژنه دی، یو د دوئ حلقه ده، یو مظفر سید صاحب، سعید گل صاحب، سراج صاحب، د دوئ مؤقف هم ټهیک دے، د منسټر صاحب هم جواب چې دے نو هغه Relevant دے خو لږ کنفیوژن دا دے، زه به د خپل اپر دیر مثال درکړم۔ درې سب ډویژنه دی، یو PK-92 دے زما حلقه ده، یو د عنایت الله صاحب دے، یو د ملک بهرام صاحب دے، اوس د واړئ سب ډویژن کښې سب ډویژنل آفسز هلته Create دی، په دیر کښې چې کوم دے د عنایت الله صاحب کومه حلقه ده نو هلته هم سب ډویژنل دفتر شته، اوس زما چې کوم سب ډویژن دے نو د هغې هلته د دفتر د نشت د وجې نه هغه زما چې کوم سب ډویژنل دفتر دے، هغه په ډسټرکټ هیډ کوارټر کښې دے، ما ټول منسټرز ته، ډیپارټمنټس ته دا ریکویسټ کړے دے د خپل آفس نه، لکه په هغې کښې ایجوکیشن، هیلته، پبلک هیلته، سی اینډ ډبلیو چې تاسو زما سب ډویژنو ته دا آفیسرز رااولیږئ، که بلډنگونه نه وی نو په کرایه باندې تاسو ځایونه Hire کړئ، خلقو ته تکلیف دے نو د بخت بیدار صاحب په خبره باندې مونږ پوهه شو۔ زما منسټر صاحب ته درخواست دے، د ډیپارټمنټ سره د دوئ وروستو کښینوی، د دوئ د سب ډویژن دفتر شته منسټر صاحب ټهیک وائی خو په چکدره کښې ځکه نشته چې د بلډنگ د وجې هغه په هیډ کوارټر کښې دے نو د هغې د پاره د سرکاری ځایونه Hire کړی کوورونه، بلډنگونه، بالکل د هلته فنکشنل شی، خبره خو ټهیک ده۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ما خو هم دغه، اصل کښې ما تپوس هم کړے وو چې یره دا سوال چونکه یو ممبر کوی، د هغې شا ته خامخا څه نه څه وجه وی، نو ما خو چې تپوس وکړو، زما ذهن کښې دا خبره راغلې وه یا چې ما ته کوم اوویلې شو چې چونکه دغه پوسټونه خالی دی او د دوئ به دا سوچ وو چې یره دا پوسټونه خالی ولې دی؟ نو هغه خو مونږ ډک کړل خو دا چونکه اوس د دوئ د ریونیو او د

ایجوکیشن ډیپارټمنټ دغه سرکل آفس د سب ډویژنل آفس دا خبره ده نو هغه به وګورو، که ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته پکښې قانوني څه پرابلم نه وی بالکل به ئے ورله وکړو جی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! ټھیک ده؟

جناب بخت بیدار: دغه خبره، درخواست زما تاسو ته دا دے جی چې زمونږ نه 57 کلومیټر زما د چکدرې نه تیمرګره لرې ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: څومره؟

جناب بخت بیدار: 57 کلومیټر، او یو زنانه د سکول ماسټره، پرائمری ماسټره یا نور د هغې عملې ته تیمرګرې ته تګ راتګ کښې څومره مسئله ده؟ بلکه هر سب ډویژن ته ملاؤ شوے دے، سب ډویژن نو په ډسټرکټ هیډ کوارټر کښې څنګه سب ډویژن هلته زما کهلاویږی، بنه بلډنګونه په چکدره کښې شته، که نه وی Rented building د واخلی که بل څه نه وی، زه صرف منسټر صاحب نه دا Surety غواړم چې دے ما، دا خواسانه خبره ده، هلته زما سب ډویژن شته، هغه د ما له په چکدره کښې ټائم راکړی چې په دې ټائم کښې به کهلاؤ شی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب!۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تاسو خبره کوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اؤ جی، صحیح شوه چې څه د دوئ دغه وی، هغه به وګوره که قانوني څه مسئله پکښې نه وی، بالکل به ورله وکړو جی۔

جناب سپیکر: اوکے، ټھیک شو۔ کوئسچن نمبر 1959، مفتی فضل غفور، Not present, it lapses۔ کوئسچن نمبر 1960، مفتی فضل غفور، Not present, it lapses۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! پچھلے سوال پر ایک بہت ہی اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: وہ Lapse ہو گیا ہے، میں نے Already۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، میں نے پہلے اس کو Lapse کیا ہے-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں Already، آپ نے لیٹ-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، اس کے بارے میں ہے؟-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، میں نے تو پہلے Lapse کیا تھا، آپ نے پھر وہ-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: چلو بات کر لیں جی، جلدی۔ ٹائم پہ آپ بتا دیتے تو پھر-----

(خاموشی)

جناب سپیکر: کریم خان!

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: تاسو هم جوړ تهیکه اخستې د ه۔

جناب عبدالکریم: نه جی، دا مائیک لږ غوندې کښې آن کیدو نه جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1959 _ مولانا مفتی فضل غفور (سوال جناب عبدالکریم نے پیش کیا): کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں بمقام ڈگر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول موجود ہے جس کی عمارت خستہ حالی کی وجہ سے قابل استعمال نہیں ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کے پیش نظر مذکورہ عمارت کو دوبارہ تعمیر کرنا نہایت ضروری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت اس کو تعمیر کرنے کیلئے آئندہ مالی سال 2014-15 کی اے ڈی پی میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، 'ری کنسٹرکشن' کی اے ڈی پی بند ہو چکی ہے تاہم محکمہ نے PaRRSA کے ساتھ ڈی سی کی وساطت سے اس کی 'ری کنسٹرکشن' کیلئے درخواست دی ہے اور PaRRSA کے انجینئرز نے سکول کا سروے بھی کیا ہے۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب ته دا درخواست دے جی چې په 'ری کنسٹرکشن' ، چونکه مولانا صاحب دغه سوال چې کړے دے ، هم دغه زما هم د ډیپارټمنټ سره مسئله ده۔ زما په حلقه کښې په یوسی مانکئ کښې دوه سکولونه داسې دی چې یو سکول دوه گزه زمکه کښې دننه دے ، ما شومان شفټ شوی دی هلته نه او بل سکول چې دے نو هغه هم مکمل متاثره دے او یو په توړ هیر کښې، دا درې پرائمری سکولونه مکمل 'ری کنسټرکشن' غواړی او ما ډیپارټمنټ تقریباً کال وشو چې زه ځم او راځم خو څه د هغې Favourable result نه راځی، نو منسټر صاحب ته ریکویسټ دے چې مونږ سره مهربانی وکړی دیکښې۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا جی سوال نمبر کوم یو دے ، بونیر د پاره دے که دا ستا سو۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: دا د مفتی فضل غفور صاحب کوئسچن وو ، په هغې باندې زما یو ضمنی سوال وو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بنه Relevant سوال دے ، بنه جی، بنه۔

جناب سپیکر: دا Basically ، دوئ پکښې چې دے نو دغه د موقعې نه فائده واخسته۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: هغوی وئیل چې تود تندور دے نو راشه دوئ پکښې (قہقہے) بنه یو خو جی د ا ، اردو میں بات کروں؟ کچھ ممبران صاحبان کہہ رہے ہیں کہ جی اردو میں بات کرلیں۔ یہ جو زمین کا مسئلہ ہوتا ہے کہ زمین Available نہیں ہوتی یا کچھ جو زلزلے سے تباہ ہوئے ہیں جو سیلاب سے تباہ ہوئے ہیں، یہ ایک ادارہ ہے PaRRSA، ان کے ساتھ ہم Take up کرتے ہیں، فنڈز بھی اس کو آتے ہیں ڈائریکٹ اور ان کی 'ری کنسٹرکشن' بھی وہی کرتا ہے، ٹھیکہ بھی وہی دیتا ہے، تو اس وجہ سے، کچھ تو اس میں سے ان شاءاللہ تعالیٰ جو آپ کے ہیں، ان کے ساتھ ہم Take up کرلیں گے اور ان کے ساتھ ہم نے کافی میٹنگز بھی کی ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ان سے یہ زیادہ کروالیں۔ (مداخلت) میں آپ کو بتاتا ہوں یہ، ایک تو یہ ہوگیا۔ دوسرا جو ہم نے ابھی اندازہ لگایا ہے، 40 سال، چونکہ انجینئرنگ کے حساب سے ایک Limit ہے کہ 40 سال تک ایک بلڈنگ ٹھیک رہتی ہے پھر اس کے بعد Mostly buildings، اس کو پہلے دیکھیں گے، ہو سکتا ہے کہ وہ Dangerous ہو تو ہم نے ایک Feasibility بنائی ہوئی ہے اور اس پہ کام شروع کیا ہوا ہے 74(19) Pre، 1974 سے پہلے جو سکولز بنے ہوئے ہیں، ان کو ہم Examine کر رہے ہیں اور اس کیلئے ہم نے فنڈ بھی رکھا ہے، کچھ پچاس ایک، پچاس دوسرے، پچاس تیسرے کہ جتنے Maximum ہم اس میں سے بنا سکتے ہیں کیونکہ کچھ سکولز ایسے ہیں، مطلب مثال کے طور پر مصیبت یہ ہے کہ جو سرکاری ادارے بنتے ہیں، اس کی کوالٹی اس حساب سے نہیں ہوتی، پرائیویٹ گھر لوگوں کے پچاس، سو سال کھڑے رہتے ہیں، سرکاری جو بلڈنگ بنتی ہے تو وہ چالیس سال کی، تیس سال پہلے ہی خراب ہو جاتی ہے، تو ہم نے اس کیلئے 74(19) Pre چالیس سال کے حساب سے Criteria رکھا ہوا ہے اور ان کا ہم سروے کر رہے ہیں کہ جو جو بلڈنگز 74(19) Pre بنی ہیں، ان کیلئے پیسے بھی ہم نے رکھے ہیں 2.3 بلین اور جو پرانی بلڈنگز ہیں، ان کو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جتنا جلدی جلدی، پچاس، پچاس پچاس کر کے ہر سال نئی نئی، جو پرانی بلڈنگز ہیں اور Dangerous ہیں ان کو ہم بناتے جائیں گے، ان کا بھی ہم اس میں Consider کرلیں گے اور نئی ہم بنالیں گے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1961، میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب، ډیره ډیره مهربانی او ډیره د خوشحالئ ورځ ده چې ما ته نن چانس ملاؤ شو، زما کوئسچنز راغلل او تاسو Allow کړل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو هم ډیره مهربانی چې تاسو په وړومبی ځل باندې چې دے نو کوئسچنز راوړل۔

محترمہ معراج ہمایون خان: (قہقہہ) ما له خو مبارکی پکار ده چې دوئ راکړی۔ د کوئسچن مطلب دا وی چې یو ډیبیټ وشی، دلته کېنې که مونږ څه کولې شو، مدد کولې شو هغه دغه کېنې۔ دا کوئسچنز دومره زاړه دی، دومره زاړه شوی دی چې د دې زما خیال دے افادیت اوس پاتې دے او که نه خو بیا به ئے هم زه هغه کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1961 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول جھنڈا، صوابی کی پرانی عمارت سے طلباء کو نئی ہائر سیکنڈری سکول کی عمارت میں شفٹ نہ کرنے کے کیا محرکات ہیں، نیز شفٹنگ اور ترقی میں حائل رکاوٹوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) گورنمنٹ ہائی سکول جھنڈا کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ محکمہ تعمیرات ومواصلات نے واپڈا والوں کو سال 2012 میں رقم کی ادائیگی کی ہے۔ طلباء نئی عمارت میں منتقل ہو چکے ہیں۔ ایکسیئن واپڈا نے وعدہ کیا ہے کہ دو ہفتے کے اندر اندر نیا KV 25 ٹرانسفارمر سکول کیلئے لگا دیا جائے گا تاکہ Overloading ختم ہو جائے، نیز سکول ہذا کی عمارت کی دوبارہ تعمیر منظور ہو چکی تھی نہ کہ ترقی، لہذا اگر ترقی کی کوئی سکیم منظور ہوئی تو سکول ہذا کو بھی شامل کیا جائے گا۔

محترمہ معراج ہمایون خان: کوئسچن نمبر 1961 دے، دا زما د کلی سکول دے سپیکر صاحب! دا 2011 کېنې دغه شوے وو فنډز ونډز او اے ډی پی کېنې شامل شوے وو 08-2007 کېنې او بیا د دې Completion شوے دے 2011 حکومت کېنې، او چې دا وکړو، هغه 2011 کېنې مو ورله منډې ترړې وهلې چې بیا دا نوے حکومت راغے نو منسټر صاحب او چیف منسټر صاحب نه واخله،

منسټر صاحب نه او ټولو نه ما دستخط کړی دوئ له ورکړی وو، پینځه ځله زه هغلته تلې یم پخپله ای ډی او آفس ته صوابئ کښې، پینځه ځله به مې په ټیلیفونونو باندې هغه Contact کړی دی او وعده به کیده چې مونږ ځو او مونږ ځو، دا اوس ما له جواب دوئ راکړو۔ کوئسچن دا دے چې "کیا گورنمنٹ ہائی سکول جھنڈا، صوابی کی پرانی عمارت سے طلباء کو نئی ہائر سیکنڈری سکول کی عمارت میں شفٹ نہ کرنے کے کیا محرکات ہیں، نیز شفٹنگ اور ترقی میں حائل رکاوٹوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟"۔ جواب ما ته ملاؤ شو چې "گورنمنٹ ہائی سکول جھنڈا کی عمارت مکمل ہو چکی ہے، محکمہ تعمیرات و مواصلات نے واپڈا والوں کو سال 2012 میں رقم کی ادائیگی کی ہے۔ طلباء نئی عمارت میں منتقل ہو چکے ہیں، ایکسیئن واپڈا نے وعدہ کیا ہے کہ دو ہفتے کے اندر اندر نیا KV 25 ٹرانسفارمر سکول کیلئے لگا دیا جائے گا تاکہ Overloading ختم ہو جائے، نیز سکول ہذا کی عمارت کی دوبارہ تعمیر منظور ہو چکی تھی نہ کہ ترقی، لہذا اگر ترقی کی کوئی سکیم منظور ہوئی تو سکول ہذا کو بھی شامل کیا جائے گا"۔ دا جی یوه نیمه میاشت وشوه چې شفټ شول او دوئ ډیر منتونو باندې ډیر دغه باندې د منسټر صاحب په دیکښې څه دغه نه وو، دا خو د ډیپارټمنټ هغه کمزوری وه، وئیل به ئے چې مونږ وزټ کوؤ، مونږ وزټ کوؤ۔ د دې سره تړلې دا خبره وه چې هغه زوړ سکول وو نو هغه بالکل مات ګوډ دے، هغه ورانیړی او زمونږ د جینکو سکول چې دے پرائمری، هغه د یو بل جولئ کښې ناستې دی جینکئ، یو تنګ ځائې دے نو ما وئیل چې هغه جینکئ مونږ دلته کښې شفټ کړو، دا زوړ سکول راته دغه شی، نو هغه دغه دے چې دومره ټائم ئے ولې واخستو؟

جناب سپیکر: جناب عاطف خان۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زه هم دې باره کښې یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: نو مونږ به نه کوې؟

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی مفتی صاحب، دا بنه ده نن پکښې ستا یو هم نشته، بنه، (قہقہہ)

مفتی سید جانان: زه سپیکر صاحب! دا گزارش کوم منسټر صاحب ته چې زما حلقه کښې غالباً دا سې به د دې ټولو ممبرانو حلقو کښې، دا خو د 2012 خبره ده بلکه 2008-09 سکولونه پراته دی۔ ښو ځلې راغلو منسټر صاحب ته دا گزارش کوم چې دې ته د یو خاص کمیټي جوړه کړی، نور د نه جوړوی خو چې دا کوم جوړ دی هغه سکولونه د بحال کړی، هغه سکولونو ته د استاذان ورکړی او هغه سکولونه د چالو کړی، دا مې منسټر صاحب ته گزارش دے۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، چلو جلدی سے تاکہ نماز کا وقت بھی فوت نہ ہو جائے۔

جناب عبدالستار خان: سر! اس میں اس سوال کا جو جواب دیا ہے ڈیپارٹمنٹ نے، "ایکسین واپڈا نے وعدہ کیا ہے کہ دو ہفتے کے اندر اندر نیا KV 25 کا ٹرانسفارمر لگایا جائے گا"، یہ میں سر! مطلب یہاں پر ایک بات کی ہمیں پریشانی آرہی ہے اسی حوالے سے کہ جب ایسے علاقے جو، ہمارے نادرن ریجن میں بہت سے اضلاع ایسے ہیں جہاں پر واپڈا کی بجلی نہیں ہے تو سکولوں کی پوسٹوں کی Sanction کیلئے یہاں جو Criteria رکھا ہے انہوں نے کہ "External electrification" جب تک وہ بجلی نہ لگائیں، وہاں پر ادھر پوسٹیں Sanction نہیں کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ سے اگر کیس ہمارا آئے، اس وجہ سے ہمارے سارے سکول، مطلب یہ ہے کہ ان علاقوں میں جہاں پر بجلی واپڈا کی نہیں ہے، ان کو میں اب ان کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ ان کو اس سے مستثنیٰ کرلیں کیونکہ ہماری پوسٹیں Sanction نہ ہونے کی ایک بنیادی وجہ یہی ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی یہ Related مسئلہ ان کا، دو ممبران صاحبان نے اٹھایا، ایک نلوٹھا صاحب کا میرے خیال میں تقریباً اسی سے ملتا جلتا مسئلہ ہے اور مسئلہ یہ واقعی بہت سیریس ہے کیونکہ بہت زیادہ سکولز ایسے ہیں کہ وہ بن گئے ہیں، ان کی بلڈنگیں بن گئی ہیں لیکن اس میں صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا کردار نہیں ہے، فنانس کی طرف سے پوسٹیں Sanction ہوتی ہیں، پھر واپڈا کی طرف سے اس کو بجلی مہیا کی جاتی ہے تو یہ ایک Complicated مسئلہ ہے لیکن میں آپ کو صرف، ہم نے دو کام اس میں کئے ہیں

جو ممبران کو سن کے تھوڑی سی تسلی ہو گی ان کو۔ ایک تو نمبر ون یہ ہے کہ ہم نے 100% کام Completion کے بغیر، ابھی 75% اگر کام Complete ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اگر 75% کام Complete ہو جاتا ہے تو ہم اس کی پوسٹیں فنانس سے Sanction کروالیں گے، 100% پورا کرنے کیلئے نہیں جائے گا تو اس سے میرے خیال میں یہ کافی بہتر ہو جائے گا، ایک۔ دوسری میں آپ کو بات بتا دیتا ہوں کہ پچھلے سال پورے سال میں Sanction 247 ہوئی تھیں پوسٹیں سکولز کی، 247 پورے سال میں اور اس سال ہم نے چار مہینوں میں 280 کر لی ہیں ابھی تک، تو آپ یہ دیکھ لیں کہ پچھلے پورے سال میں 247 ہوئی تھیں اور اس دفعہ چار مہینوں میں 280 ہو گئی ہیں تو کافی سپیڈ ہم نے زیادہ کر لی ہے، فنانس کے ساتھ بھی مل کر ریکویسٹ کر کے، جو ان کی Requirements ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ اس مسئلے کو تیز کر لیں، تو ایک 75% کا جو مسئلہ ہے کہ Completion 75% پہ ہم ایشو کر دیں گے اور دوسرا پچھلے سال 247 ہوئی تھیں پورے سال میں اور اس دفعہ 280 ہو گئی ہیں چار مہینوں میں تو اس سے مسئلہ کافی میرے خیال میں ان شاءاللہ تعالیٰ بہتر ہو جائے گا۔ ایک اور چیز میں آپ کو، چونکہ یہ سارے سوال بھی کر رہے ہیں اور سارے میرے خیال میں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: میں سب سے ریکویسٹ کروں گا، مجھے تو عجیب لگ رہا ہے، بالکل یہ ہر طرف جو ہے نا، میں تمام معزز اراکین سے ریکویسٹ کروں گا۔ جناب عبدالحق صاحب! جناب عبدالحق صاحب! آپ تشریف رکھیں جی، مطلب کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کیا بولا جا رہا ہے؟ تو آپ مہربانی کریں کہ جب معزز ارکان بات کریں تو آپ مہربانی کریں اس کو سنیں کہ کیا ہے۔ جناب عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اچھا، یہ تو Sanction کے حوالے سے میرے خیال میں ان کی تسلی ہو گئی ہو گی کہ دونوں سے ان شاءاللہ یہ پراسیس تیز ہو جائے گا، ایک۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز ہے جو Establishment of New Schools ہوتا ہے، اس میں Identification ہمارے ممبران صاحبان کرتے ہیں، اس میں Delay ہوتا ہے اکثر، اس میں Delay آتا ہے ممبران صاحبان کی طرف سے کہ جی یہاں بنا دیں، وہاں بنا دیں تو اس میں پرابلم آتا ہے پھر ڈیپارٹمنٹ کو، پھر یہ گلہ آتا ہے کہ جی لیٹ ہو

رہے ہیں، کام لیٹ ہو رہا ہے، تو میری ریکویسٹ ہے، میں نے ڈیپارٹمنٹ کو بھی یہی کہا ہے، بلکہ چیف منسٹر صاحب سے اور چیف سیکرٹری صاحب نے بھی یہ انسٹرکشنز دی ہیں، آپ ممبران کو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جلدی سے جلدی آپ Site کی Identification ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے کر لیں تاکہ اس پہ مزید کام آگے بڑھ سکے اور انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر کسی جگہ Time limit ہو، مزید ایک مہینہ دو مہینہ اگر نہیں Identification کر سکتے تو اس کا مطلب ہے کہ پھر ان کو سکول نہیں چاہیئے، تو اگر ان کو سکول نہیں چاہیئے تو سی ایم صاحب نے اور ہم نے یہ سوچا ہے کہ پھر ان سکولوں کو ہم جو Less developed Districts ہیں، چاہے تور غر ہے، کوہستان ہے وہ پھر ہم وہاں ٹرانسفر کریں گے تو پھر ایم پی اے گلہ نہیں کرے گا۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم، وہ میڈم کا آپ، چونکہ جنرل آپ نے بات کی، وہ میڈم کو آپ نے جواب نہیں دیا، وہ سارے سپلیمنٹری ہو گئے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: هغه زما خو مینځ کښې پاتې شو، هغه د نورو ئے تسلی وکړه، دا ئے تسلی وکړه چې ستاسو هغه مو لږ Speed up کړے دے، کار مو Speed up کړے دے خو دغه Particular سکول د جهنډې چې دے، دیکښې اوس هم لکه لائبریری، د سائنس روم هغه بندوبست، سپورټس، هغه اوس هم ما ته شکایت ملاؤ شوے دے چې هغه هغه شان دے، سم ځنګل دے او هغه دے نو لږ یو وزټ وکړئ، ای ډی او د وکړی او تاسو ته د رپورټ درکړی نو هغه به پکښې لږ دغه وشی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: صحیح ده، ټهیک ده۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ کا Next question بھی ہے۔

* 1962 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت پرائمری سکولوں کے بچوں (طلباء اور طالبات) کی تعلیم پر خرچہ کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت فی بچہ کتنا خرچ کرتی ہے اور کیا یہ خرچہ دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): حکومت ہر سال تعلیم کیلئے بجٹ مختص کرتی ہے۔ سال رواں میں یہ تخمینہ 34,030.886 ملین ہے۔

(ب) موجودہ سال کے بجٹ تخمینہ کے تحت ہر بچے پر اوسطاً 941 روپے کا خرچ آتا ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: دا سوال 1962 چې دے دا ډیر ضروری سوال دے ، په دې باندې لږ توجه ورکړئ، مهربانی وکړئ۔ "آیا یہ درست ہے کہ حکومت پرائمری سکولوں کے بچوں (طلباء اور طالبات) کی تعلیم پر خرچہ کرتی ہے؟"، جواب دے ، "حکومت ہر سال تعلیم کیلئے بجٹ مختص کرتی ہے۔ سال رواں میں یہ تخمینہ 34 something, something دغه دے۔ "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت فی بچہ کتنا خرچ کرتی ہے اور کیا یہ خرچہ دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟"، د دوئ جواب دا دے چې په هر یو ماشوم باندې 941 rupees لګوؤ مونږ۔ دا جی زما ګزارش دا دے چې 941 چې دے نو هغه کافی، ډیر اماؤنټ دے ، زه پخپله د ایجوکیشن سره مې تعلق دے ، ما ته پته ده چې دغه دے نو که یو ګورنمنټ سکول کښې په یو ماشوم باندې 941 لګی، د دې موازنه د وشی د یو پرائیویټ سکول سره، پرائیویټ سکول کښې کومه کوالټی چې ده هغه کوالټی ګورنمنټ سکول کښې نه ملاویږی۔ اوسه پورې لا په ټاټ باندې ماشومان ناست دی، اوسه پورې کتابونه صرف ورکړے شی فری، یونیفارم، پنسل، کاغذ هغه د مور او پلار په خرچ باندې کیږی، چاک او هغه هم کله به نه وی، کله به چاک وی او کله به نه وی چې بنده کله هغه ځائې ته راشی۔ بورډ چې وی نو هغه هم خوړلے شوے بورډ وی، په هغې باندې ښکاریږی نه چې هغې باندې څه وی، لکه ټیچرز ته صرف میټیریل چې ملاویږی نو هغه بورډ او چاک دے ، نه ډکشنری شته ورسره، نه کاغذ شته ورسره، نه ورسره پن شته د دغه د پاره، د Correction د پاره، نه د سپورټس د پاره څه دغه شان دغه دے نو Quality low ده، خرچه سیوا ده۔ ما ته پته ده چې خرچه څکه سیوا ده چې د سټاف سیلریز ته ټول ځی، نو دا به څنګه چل کیږی؟ دا به مونږ کله دغه کوؤ چې

هغه Activities ته، هغه ايجوكيشن طرف ته لاړ شو، دې پراسيس طرف ته لاړ شو؟

جناب سپیکر: عاطف خان! آپ اس پہ بات کریں، اس کے بعد ہم دس منٹ کیلئے بریک کریں گے، آپ کو ریکویسٹ ہوگی کہ دس منٹ میں واپس آنا ہے کیونکہ باقی بزنس ہوگا جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے جی۔ اچھا اس طرح ہے کہ یہ میڈم نے جو سوال اٹھایا ہے اور انہوں نے Explanation خود ہی دی ہے، بالکل ٹھیک ہے کہ سرکاری اداروں میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھی اگر یہ 941 روپے Per بچہ فیس یا خرچہ آرہا ہے تو پرائیویٹ سیکٹر میں اگر یہ دیں تو یہ بہت مطلب مناسب ہے، اس میں بہت اچھی تعلیم دی جاسکتی ہے لیکن ایک تو نمبر ون یہ کہ یہ Possible نہیں ہے کیونکہ حکومت کا فرض ہے، وہ ظاہری بات ہے کہ اس کے ساتھ لاکھوں لوگ Related ہیں تو یہ تو Direct related نہیں ہیں لیکن اس کی ایک وجہ یہ بھی آپ سن لیں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں کیوں خرچہ کم آتا ہے؟ پرائیویٹ سیکٹر میں آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا سکولوں میں کہ جی آٹھ ہزار بھی تنخواہ دیتے ہیں، دس ہزار بھی دیتے ہیں، چھ ہزار بھی دیتے ہیں لیکن سرکاری سکول میں تنخواہ کم از کم ایک ٹیچر کی پچیس ہزار، تیس ہزار، چالیس ہزار، پچاس ہزار، ایک لاکھ روپے تک ہوتی ہے کیونکہ وہ سرکار تو اس طرح نہیں کرسکتی کہ جی پانچ ہزار میں یا چھ ہزار میں ٹیچر رکھ لے، تو خرچہ پرائیویٹ سکولوں کا کم آتا ہے۔ دوسری بات جو انہوں نے کوالٹی کی بات کی کہ میرے خیال میں اگر تین دن ایک ٹیچر پرائیویٹ سکول میں نہ آئے پڑھانے کیلئے تو چوتھے دن اس کو فارغ کردیا ہوگا کہ جی آپ کی ضرورت نہیں ہے، ہم اپنے لئے ایک اور ٹیچر دیکھ لیں گے لیکن سرکاری سکولوں میں یہ مسئلے ہوتے ہیں کہ اس میں Politics آجاتی ہے، اس میں پہلے تو کارروائی نہیں کی جاتی، پھر اس میں سفارشیں آتی ہیں، پھر اور مسئلے مسائل ہوتے ہیں، یہ گورننس کا Basically مسئلہ ہے لیکن جو میڈم نے پوائنٹ اٹھایا ہے، پرائیویٹ سیکٹر کو ہم Involve کرنے کیلئے جو "اقراء فروغ تعلیم" ہم نے ایک سکیم شروع کی ہے، اس میں پانچ سو سے لیکر آٹھ سو روپے تک پرائیویٹ سکول کو دیئے جائیں گے اور اس میں جو ایسے بچے ہیں جہاں پر قریب سکول نہ ہو یا اپنے بچے کو وہاں پر پڑھانا چاہتے ہیں تو Out of school بچوں کو واپس لانے کیلئے یہ ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اور یہ میرے خیال میں ایک

اچھاماڈل ہے، ساتھ میں یہ بھی چلاتے جائیں لیکن اس کو بھی ہم Increase کرتے جائیں گے، پرائیویٹ سیکٹر کو Fee دیکر اس کو بھی Encourage کیا جائے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! منسټر صاحب خو کوشش وکړو خو دا سوال ډیر تسلی بخش نه دے-----

جناب سپیکر: اس کے بعد ہم بریک کرتے ہیں دس منٹ کیلئے نماز اور چائے کیلئے، اس کے بعد پھر بات کریں گے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: مطلب د دې جواب ما ته لږ دغه کړئ، دا تسلئ والا نه دے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

1960 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حال ہی میں صوبہ بھر کی طرح ضلع بونیر میں بھی کلرکوں کے تبادلے کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تبادلے مروجہ قانون کے تحت کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع بونیر میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیل بمعہ وجہ پالیسی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع بونیر میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیل بمعہ وجہ /پالیسی ایوان کو فراہم کی گئی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ یہ کچھ معزز اراکین میرے چیمبر میں آئے تھے اور انہوں نے ریکویسٹ کی کہ چونکہ Saturday اور Sunday کو چھٹی ہے اور ہم اپنے علاقوں میں جانا چاہتے ہیں تو آج

ایجنڈا جو ہے نا، وہ پینڈنگ رکھ کر Monday کو اس کو لے لیتے ہیں، تو میں Monday کیلئے اجلاس کو Adjourn کرتاہوں، Monday دو بجے ان شاءاللہ یہ کریں گے، یہ پینڈنگ ہم نے رکھ لیا ہے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 17 نومبر 2014ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)